40618- بہنوئی کے سامنے چہرہ ننگا کرنا

سوال

میرا بہنوئی بعض اوقات ہمارے گھر میں رات بسر کرتا ہے، اور بعض اوقات سارا دن بھی گھر میں رہتا ہے، اور میں اس کے سامنے چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی، تو کیا میں اس عمل کی بنا پر گنہگار رہوں، اور اس کا حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ کا بہنوئی آپ کے لیے اجنبی مرد ہے، اور آپ پر اس سے چہرہ کا پردہ کرنا واجب ہے، اور اسی طرح اس سے خلوت کرنا بھی جائز نہیں، اسی طرح آپ کے بہنوئی کے لیے بھی آپ کی جانب دیکھنا، اور آپ کے ساتھ خلوت و تنہائی اختیار کرنا حرام ہے.

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ گھروں میں خاوند اور بیوی کے رشتہ دار مردوں کے متعلق تساہل اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ شریعت مطہرہ نے تو ان کے متعلق دوسروں سے زیادہ سختی کی ہے، کیونکہ گھروں میں ان کا آپس میں میل جول اور اختلاط ہوتا ہے، اور گھر والے ان پر بھروسہ کرتے ہیں.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کیا کرو"

تو ایک انصاری شخص نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے رشتہ دار مرد (دیور) کے متعلق تو بتائیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دیور تو موت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172).

الحمو : خاوند کے قریبی رشتہ دار مرد کو کہا جاتا ہے.

آپ یہ دیکھ رہی ہیں کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے قریبی رشتہ دار مرد کو اس حکم سے استثنی کروانا چاہا، تو اس کے متعلق بہت زیادہ تشدید اور سختی آئی، کیونکہ خاوند کے بھائی یعنی دیور وغیرہ کا گھر میں داخل ہونا معیوب نہیں سمجھا جاتا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ :

"دیور تو موت ہے"

اس کا معنی یہ ہے کہ اس سے خطرہ اور خوف دوسرے شخص سے بھی زیادہ ہے، اور اس سے برائی متوقع ہے، اور فتنہ و خرابی زیادہ ہے کیونکہ اس کا بغیر کسی روک ٹوک اور ممانعت کے عورت تک پہنچنا اور اس سے خلوت کرنا ممکن ہے، بخلاف اجنبی شخص کے اس کا ایسا کرنا ممکن نہیں.

یہاں الحمو سے مراد خاوند کے قریبی رشتہ دار مرد ہیں جن میں خاوند کا باپ اور خاوند کی اولاد شامل نہیں، خاوند کے والد اور اس کے بیٹے بیوی کے محرم ہیں، اور ان سے خلوت جائز ہے، انہیں موت کا وصف نہیں جاتا.

تو یہاں اس سے مراد خاوند کا بھائی یعنی دیور اور چچازاد بھائی اور بھتیجا، اور چچا ہے، اسی طرح دوسرے مرد جو عورت کے محرم نہیں، عام لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اس میں کوتاہی اور تساہل سے کام لیتے ہیں.

چنانچہ دیور بھابھی کے ساتھ خلوت کرتا ہے، تو یہی موت ہے، اور کسی دوسرے اجنبی سے زیادہ دیور کو منع کرنا زیادہ اولی ہے، جو ہم بیان کر چکے ہیں، جو میں بیان کیا ہے اس حدیث کی شرح میں صحیح بھی یہی ہے....

ابن الاعرابی کہتے ہیں :

"یہ کلمہ عرب کی کلام میں بالکل اسی طرح کہا جاتا ہے جس طرح یہ کہا جائے کہ شیر موت ہے، یعنی شیر سے ملنا ایسے ہی ہے جیسے موت"

اور قاضی کہتے ہیں :

اس کا معنی دیور اور خاوند کے رشتہ دار مردوں کے ساتھ خلوت کرنا ہے جو فتنہ اور دین کی تباہی کی طرف لے جانے کا باعث ہو، تو اسے موت کی ہلاکت کی طرح ہی قرار دیا ہے، تو یہ کلام بطور سختی اور غلظہ کے وارد ہے"

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (154/14).

اس لیے ہم سائلہ اور ہر ایک کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے، اور غیر محرم اور اجنبی مردوں سے مکمل شرعی پردہ کرنے کی کوشش کرے، اور حرص رکھے، اسی میں اس کی خیر و بھلائی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (13728) اور (6408) اور (13261) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ ہمیت کے حامل ہیں.

واللہ اعلم.